



Wall Street کی سایہ کمپنی

ادارہ اور اس کی روح

ادارہ سرمائے سے جنم نہیں لیتا۔

وہ ایک ارادے سے جنم لیتا ہے۔

کوئی طے کرتا ہے کہ کوئی چیز وجود میں آئی چاہیے، اور یہی عزم پہلا شیئر ہولڈر ہے، اس سے پہلے کہ کوئی پیسے گنے۔

وہ چیز جب شکل اختیار کر لیتی ہے تو ہمیشہ پروڈکٹ کہلاتی ہے — تب بھی جب اسے سروس کہا جائے۔

اس کے بعد جو کچھ آتا ہے — ڈھانچے، درجہ بندیاں، بیلنس شیٹیں، برانڈ — سب پاڑ ہے۔

پاڑ مکان نہیں ہوتی۔ مکان تو مقصد ہے۔

اور مقصد اپنا انتظام خود نہیں چلاتا۔ وہ بس اُسی وقت تک زندہ رہتا ہے جب تک کوئی اسے اٹھائے پھرتا ہے، جب تک کوئی یاد رکھتا ہے کہ پہلا فیصلہ کیوں کیا گیا تھا۔

جس لمحے وہ عزم مٹ جاتا ہے، ادارہ چلتا تو رہتا ہے مگر نہیں جانتا کہ کدھر، بناتا تو رہتا ہے مگر نہیں جانتا کہ کس کے لیے۔ وہ کارگر ہو جاتا ہے، زندہ ہوئے بغیر۔

بہت سی تنظیموں کا خاموش بحران یہی ہے: وسائل کی کمی نہیں، یادداشت کی کمی۔

پروڈکٹ کسی ضرورت کا جواب نہیں رہتی، ایک ایسے ڈھانچے کا جواز بن جاتی ہے جسے قائم رہنے کے لیے بس بیچتے رہنا ہے۔

یہ ہر اُس شخص کے لیے لکھا گیا ہے جو کسی چیز کے ایک حصے کا مالک ہے مگر جس نے اس کی پوری حقیقت کبھی نہیں دیکھی — بڑے اور چھوٹے شیئر ہولڈر، جنہیں ایک عدد ملتا ہے اور اس کے پیچھے کی کہانی شاذ ہی۔

چھوٹا شیئر ہولڈر اس پورے نظام کی سب سے خاموش ناانصافی ہے۔

وہ کاروبار کے پورے خطرے میں شریک ہوتا ہے — حالات بگڑیں تو سب کچھ گنوا بیٹھتا ہے — مگر فیصلے کے اختیار میں اسے کبھی کوئی حقیقی حصہ نہیں دیا جاتا۔

وہ داؤ میں شریک ہے، پتے کھیلنے والے ہاتھ میں نہیں۔ کاغذ پر مالک۔ حقیقت میں تماشائی۔ اس میں سے کچھ بھی سرمایہ داری پر، کاروبار پر، خود منافع پر فردِ جرم نہیں۔ یہ یادداشت کے نام ایک پکار ہے۔

یہ اوزار ہیں، بے حد طاقتور اوزار، جو اپنی اصل سے وفادار رہیں تو حقیقی قدر پیدا کر سکتے ہیں — اور اسے بھول جائیں تو معنی سے خالی ہو سکتے ہیں۔

کوئی قانونی اصلاح، بیلنس شیٹ کا کوئی نیا اشاریہ، کوئی نیا اخلاقی سرٹیفکیٹ کبھی اُس ایک سچے تحفظ کی جگہ نہیں لے گا: ہر ڈھانچے میں کوئی ایک، جو پوچھتا رہے کہ کیوں۔

شیئر ہولڈر کے ہاتھ میں جو حصہ ہے وہ ایک انسانی ارادے کا حصہ ہے، جسے کسی نے، بہت پہلے، اتنا چاہا کہ اسے وجود میں لے آیا — ہر ڈیویڈنڈ کے پیچھے ایک پروڈکٹ ہے جو کسی کے لیے سوچی گئی، عملے کا ایک فرد ہے جس نے اسے دھیان سے بنایا، ایک گاہک ہے جس نے اس پر بھروسا کرنے کا فیصلہ کیا۔

کیا یہ چیز اب بھی اُسی وجہ سے موجود ہے جس کے لیے پیدا ہوئی تھی، یا میں، انجانے میں، بس اس کے سائے کی خدمت کر رہا ہوں؟

فرڈیننڈو فریگا

BLADEFREGA

Wall Street کی داستان